والدین کیساتھ رہنے سہنے کے آداب

نہایت ہی موزز و محترم حاضرین اکرام قرآن پاک کو ترجمے کیساتھ اور تفسیر کیساتھ پڑھنے کی مبارک نشست جس میں مجھے اور آپ کو حاضری کی توفیق نصیب ہو رہی ہے اس پہ ہم جتنا بھی اللہ کا شکر ادا کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے کلام کے ساتھ یہ عظیم وقت عطا کیا ہے اور انشاءاللہ یہ ایسے ہی سلسلہ جاری رہے اور ہر جمعہ کو اور ہم اسی طرح یہ قرآن کی کلاس پڑھتے رہے پڑھاتے رہیں سمجھتے رہے سمجھاتے رہیں اور یہ سلسلہ نہ ختم ہونے والا ہے اور یہ سورۃ بنی اسرائیل اسی طرح یہ وقت گزرتا رہے گا اور ہمیں قرآن پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے (انشاءاللہ) اور پھر ہم سورۃ فاتحہ پر واپس آئے اور ہمیں پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے (انشاءاللہ) اور پھر دوبارہ سے سورۃ البقرہ شروع ہو جائے گی پھر سورۃ آل عمران پھر اسی طرح سورۃ النساء اور اسی طرح چلتے چلتے وقت گزرتا جائے گا اور کسی دن یہ اعلان ہوگا کہ ابھی پچھلے جمعہ تو کلاس پڑھی تھی تو آج جنازہ ہے ابھی تو پڑھی تھی پچھلے جمعے کلاس اچھا فوت ہوگئی ہے یا ہو گیا ہے تو لہٰذا یہ اصل میں نہ ختم ہونے والا برکتوں کا سلسلہ ہے جو کبھی انتہا تک نہیں جائے گا (انشاءاللہ)

یہ اسی طرح چلتا جائے گا اور کوئی یہ نہ سوچیں کہ کل یہ کلاس ختم ہو جائے گی یہ اسی طرح چلتی رہے گی ہم نہیں ہونگے کوئی اور پڑھا رہا ہوگا لیکن قرآن اسی طرح جگمگاتا رہے گا لہلہاتا رہے گا اور قرآن کے نغمے ایسے ہی جاری رہے گے آپ سب مبارکباد کے مستحق ہیں جو قرآن کے سٹوڈینٹ ہیں اور قرآن کی کلاس کے ساتھ جن کا تعلق ہے

آقا علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا

''جس کا تعلق قرآن کیساتھ مسجد کے ساتھ دیکھو اس کے جنتی ہونے کی گواہی دے دو۔''

تو لہٰذا یہ صرف اور صرف برکت اور رحمت ہونے کا ایک زریعہ ہے جس کے ساتھ لگ کے ہم چل رہے ہیں علم شعور کی برکتیں رحمتیں اللہ جسے چاہے عطا کر دے وہ کسی کا محتاج نہیں ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے علم شعور ذہن کی اعلیٰ حالت عطا کرتا ہے بڑے بڑے غیر مسلم دنیا میں آئے اور وہ بڑے بڑے ذہین ہوئے بڑی بڑی ان کی عقلیں تھی سوچیں تھی اور وہ بڑے بڑے اعلیٰ invention inventor کرنے والے ہوئے اس سے پتہ چلا کہ یہ ذہانت فتانت اور اسطرح کی جو Analysis (تجزیہ) کرنے کی قوت ہے یہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہے عطا فرمادے یہ کوئی ضروری نہیں کہ صرف مسلمان کو ہی ملتی ہے بڑے بڑے ہندوؤں بڑے بڑے سکھ یہودی عیسائی بہت زیادہ ذہین سمجھدار لوگ تھے تو اصل مقصد قرآن کے ساتھ جوڑنے کا یہ ہے کہ آپ قرآن کی وہ خاص برکت جو سینہ مصطفیٰ ﷺ میں اپنے مومنین کیلئے محفوظ ہے وہ لینے کی نیت کی جائے کہ حضور ﷺ کے پاس امتِ محمدیہ کے لئے امتِ مسلمہ کے لئے جو اس قرآن میں اللہ نے رکھی ہے اللہ وہ مجھے عطا کرے باقی تو اس قرآن سے بہت سے غیر مسلم بھی تو ہدایت پا رہے ہیں اس قرآن کو پڑھتے ہیں اور بہت ساری چیزیں اس قرآن سے سیکھتے ہیں سمجھ لیتے ہیں۔

تو پہلے نمبر پر تو قرآن کو پڑھنے کا انداز یہ ہونا چاہیے کہ اس کو سمجھ کے پڑھنا چاہئے تو اسکا جو ہے وہ پڑھنا چاہئے تو اسکو اسلئے بھی حکم ہے کہ جب آپ ایسے قرآن کو پڑھے گے تو قرآن آپ کے لئے صحیح معنوں میں وہ کتاب بنے گا جس سے آپ کو رہنمائی اور ہدایت مل جائے گی ورنہ لوگوں نے اسکو ثواب کی کتاب بنایا ہوا ہے تو آیئے اللہ توفیق عطا فرمائے قرآن کے ساتھ اسطرح تعلق قائم رہے (انشاءاللہ) اسی طرح قرآن کے ساتھ تعلق بنا رہے اور بغیر کسی تعید کی ضرورت نہیں کوئی ایسی RelationShip کی ضرورت نہیں کہ جو آپ کو قرآن سے دور کر دے قرآن اپنی جگہ رہے گا اور باقی تعلق اس کے ارد گرد گومے گی قرآن اپنی جگہ لہلہاتا رہے گا اور باقی سارے معاملات اس کے ارد گرد چلے گے تو آیئے سورۃ بنی اسرائیل میں آیت نمبر ۲۳ اور ۲۴ کی گفتگو جو ہے شروع ہو چکی تھی پچھلے جمعہ میں ہم نے اسکو شروع کیا تھا جس کا پہلا حصہ ہم نے تھوڑا سا پڑھا تھا

سورۃ بنی اسرائیل آیت# 23

وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ط اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنۡہَرۡہُمَا وَ قُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًاO وَ اخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ط

ترجمہ

اور آپ کے رب نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہوگی اور دوسرا فیصلہ یہ کیا ہے ماں باپ کے ساتھ احسان کرو

یہ گفتگو ہم پچھلے جمعہ کر چکے ہیں اور اسکے اوپر ہماری سیر حاصل گفتگو ہوئی تھی کہ والدین کا رتبہ اور مقام کتنا بڑا ہے اور والدین کی عزت اور والدین کی حرمت اپنی جگہ ایک بے مثال چیز ہے اور آج (انشاءاللہ) اس سے آگے جو گفتگو ہے ہماری اس پر آپ کی توجہ رہے گی ارشاد فرمایا

اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا اور اگر تیری زندگی میں ان دونوں میں سے ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائے تو انہیں اُف تک نہ کہو **وَّ لَا تَنۡہَرۡہُمَا** اور انہیں جھڑکو **وَ قُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا** اور جب ان سے بات کرو تو بری تعظیم سے بات کرو۔

تو یہ تین جو ہے حکم ہیں جو آگے اللہ نے آگے دیئے

ماں باپ کیساتھ رہنے سہنے کے آداب

پہلے تو کہا احسان کرو ماں باپ کیساتھ اور پھر آگے ان کے ساتھ رہن سہن کے آداب بیان کر دیئے کہ اگر ماں باپ کیساتھ تم نے رہنا ہے تو کیسے رہنا ہے؟

پہلے تو یہ بات کی کہ بڑھاپے کو پہنچ گے ہیں بوڑھے ہو گئے ہیں دونوں بوڑھے ہو گئے ہیں یا دونوں میں سے ایک ہے ماں چلی گئی ہے تو باپ بوڑھا ہے باپ چلا گیا ہے تو ماں بوڑھی ہے تو دونوں میں سے کوئی ایک بڑھاپے تک جا چکا ہے یہ بھی بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ دنیا میں کسی کو بوڑھے ماں باپ ہی مل جائیں یہ بھی بڑی بات ہے کہ اللہ کسی کو یہ توفیق دے دیں کہ ان کو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرنے کا موقع مل جائے اور بڑھاپا جو ہے وہ ماں باپ پہ آچکا ہے اور آپ بھی موجود ہے آپ کو بھی یہ موقع مل گیا ہے کہ آپ کو دونوں کی خدمت کو موقع ملا یا دونوں میں سے ایک کا ملا خدمت کا موقع تو پہلے تو یہ بات نوٹ کی جائے کہ یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کا یا دونوں کا موقع دے دیا اللہ نے تمھیں (اللہ)

آقا علیہ اسلام کی یہ حدیث ضرور یاد کرنی چاہئے جس میں حضور ﷺ نے فرمایا

جب آمین فرمایا ممبر تک جاتے جاتے آمین کہا تو صحابہ نے جب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جبرائیل آئے تھے اور وہ یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ کے رسول دعا کیجئے کہ جس کو بوڑھے ماں باپ دونوں مل گے یا دونوں میں سے کوئی ایک ملا تو وہ ان کی خدمت نہ کر سکا تو ایسا شخص ہلاک ہو جائے (استغفر اللہ)

میری بد دعا ہے اے اللہ کے رسول آپ بھی اس میں زرہ شامل ہو جائیں کہ ایسا شخص ہلاک ہو جائے کہ جیسے دونوں بوڑھے ماں باپ ملے ہوں اور یا دونوں میں سے کوئی ایک مل گیا اور وہ ان کی خدمت نہ کرے اور جنت حاصل نہ کرے تو فرمایا آمین اے جبرائیل تم نے صحیح کہا تم ٹھیک کہہ رہے ہو ایسا شخص اسی قابل ہے (اللہ) تو لہذا بوڑھا شخص جو ہے اسکی یا ویسے بھی اسلام میں بڑی تقریم عزت ہے بڑھاپے کو تو ویسے ہی بہت زیادہ درجہ ہے اللہ کی نظر میں جو بوڑھا ہو گیا۔

جیسے آقا علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا

کہ اللہ سفید بالوں کا اکرام کرتا ہے اور اللہ کو شرم آتی ہے سفید بالوں والے شخص کا حساب لیتے ہوئے جس کے بال سفید ہو گئے ہیں وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اللہ اس کا حساب لے گا فرمایا اللہ کو شرم آتی ہے تو بڑھاپے کا تو اللہ بھی خیال رکھتا ہے لحاظ رکھتا ہے۔

یہ کتنا معاملہ بڑا ہے آقا علیہ السلام کہیں تشریف لے جارہے تھے راستے میں صحابہ ساتھ ہیں تو ایک بوڑھا شخص پیچھے سے آرہا تھا تو حضورﷺ نے باقائدہ صحابہ سے فرمایا صحابہ رستہ دو رستہ کھلا کردو بوڑھا شخص اسے گزرنے کے لئے رستہ دو تکلیف نہ دو بوڑھے کو تو اس بوڑھے نے روک کے پوچھا یہ کون ہے؟ جو تمہیں بوڑھوں کی عزت سیکھا رہے ہیں تو کہا کہ یہی تو اللہ کے رسول ہیں اللہ کے نبی ہیں اس نے کہا اچھا یہ ہیں جس کے بارے میں میں نے سنا تھا نبوت کا اعلان کررہے ہیں کہا جی یہی ہیں اس نے کہا کہ مجھے تو آج تک کسی دین میں یہ بات نظر ہی نہیں آئی ہمیں تو یہ سیکھایا ہی نہیں گیا بوڑھوں کا تمہارے دین میں بوڑھوں کی اتنی عزت ہے آؤ مجھے اسلام قبول کرواؤ تو لہذا بوڑھاپا تو ویسے ہی اللہ کی نظر میں ایک بڑ (اللہ) اتو لہذا جب کوئی شخص بوڑھا ہوجاتا ہے تو وہ ساری زندگی کی بہاریں دیکھ چکا ہوتا ہے تو پھر جب وہ اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوتا تو اللہ اس سے رحمت کا معاملہ ہی کرتا ہے کرم کا معاملہ ہی کرتا ہے کہا جو بڑھاپے میں پہنچ گئے ہیں تو ظاہر ہے جب کوئی شخص بوڑھاپے میں چلا جائے تو بوڑھا اور بچہ ایک جیسے ہوتے ہیں کہا بوڑھا شخص اور بچہ ایک جیسا ہی سمجھ لو جیسے چار پانچ سال کا بچہ ہوتا ہے اور ایک بوڑھا ہے اسکا معاملہ ایک جیسا ہی ہے

ضد اکڑ اپنی بات کو منوانا اور اپنی ہی بات کہلوانا اور اپنی ہی بات کے اوپر پورا زور ڈالنا اور چھوٹی چھوٹی باتوں پہ چڑ چڑا ہو جانا اور اسطرح کی جو حرکتیں یہ سارا کچھ بچے جیسا ہی ہو جا اور طبیعت میں تیزی آجاتی اور طبیعت میں جلدی آجاتی ہے طبیعت کے اندر ایک غصہ غالب رہتا ہے یہ ساری زندگی کا دکھ تکلیفیں یکھ چکا ہے مطلب اب اس سے برداشت نہیں ہوتا اس سے مزید ٹینشن دیکھی نہیں جاتی جتنی ٹینشن اس نے دیکھی ہوتی ہے زندگی میں اتنی پریشانیاں اس نے دیکھی ہوتی ہے اب وہ مزید دیکھنا چاہتا ہی نہیں لہذا بڑھاپا خود ایک ازخود ایک بیماری ہے یہ بڑھاپا itself disease ہے فرض کرے انہیں کوئی بھی بیماری نہیں شوگر بلڈ پریشر ہیپٹیٹس ہٹا اٹیک کوئی بھی بیماری نہیں لہذا وہ بوڑھے ہیں بڑھاپا سب سے بڑی بیماری ہے۔

مثال (بڑھاپا خود ایک بیماری ہے)

تو ایک مریض گیا نہ کسی ڈاکٹر کے پاس تو ظاہر ہے اس نے نے لسٹ بنائی بیماریوں کی کہا جی آپ کو یہ بھی ہے آپ کو یہ بھی ہے یہ بھی ہے وہ ساری بیماریاں اس نے جو گنی تو انیس بیما ریاں جن کے نام اس نے لکھے ہوئے تھے تو اس نے نیچے نسخے میں لکھا ہوا تھا کہ میرا مریض جو ہے وہ اس کو بیس بیماریاں ہیں تو اس نے پھر گنی تو وہ انیس بنی اس نے پھر گنی تو پھر انیس بنی اس نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب یہ تو بیس ہیں تو اس نے کہا ڈاکٹر صاحب آپ بول گے ہیں یہ تو انیس لکھی ہوئی ہے کہا ہاں وہ میں نے لکھی نہیں تو آپ کو غصہ آجانا ہے کہا بڑھا پا ایک بیماری ہے تو لہذا بوڑھے شخص کو بتایا نہیں کہ بڑھاپا ایک بیماری ہے۔

لہذا بوڑھے شخص کو معزور سمجھو اس سے لڑا نہیں جاتا اس کیساتھ بحث نہیں کی جاتی اس سے آپ اڈا نہیں لگا سکتے دنیا کے آپ سب سے بڑے جاہل ہے اگر آپ نے بوڑھے کے ساتھ اڈا لگا یا آپ ہی ہارے گے آپ ہی بے وقوف بنے گے کیونکہ لوگوں نے کہنا ہے یہ بوڑھا آدمی ہے یہ ہی سچا ہے لہذا دیکھو اللہ بڑھاپے میں بھی اکرام کررہا ہے کہ دیکھو اگر دونو ں ہی بڑھاپے کو پہنچ گے ہیں تیری زندگی میں یا کوئی ایک گیا ہے اب چونکہ اللہ کو پتہ تھا کہ جب کوئی بوڑھا شخص ہوجاتا ہے تو اسکو مزاج ایسا ہوجاتا تا نوکا ٹوکی کرے گا اِدھر اُدھر کی با تیں ہر وقت کوئی نہ کوئی جلی کٹی کیونکہ ہمارے جو معاشرے کے جو بوڑھے لوگ ہے یہ میں صرف تربیت کے لئے عرض کررہا ہو یہ wrost ترین طبقہ ہیں اس لیے تربیت ان کی ہوئی نہیں ہوتی اللہ والوں کی خدمتوں میں یہ بیٹھے ہوئے نہیں ہوتے نماز روزہ زبردستی پڑھا ہوتا ہے کسی بزرگ کی خدمت برکت رحمت کوئی خاص نہیں ہوتی بس ایک عام سی زندگی ہے اور وہ پچاس ساٹھ کی عمر میں بوڑھا ہو گیا تو تربیت کوئی نہیں ہوتی تربیت کوئی نہیں ہوتی جب یہ وقت آتا ہے تو اسوقت ان کی حالت دیکھنے والی ہوتی ہے بوڑھا ہو چکا ہے تربیت ہے کوئی نہیں لہذا پھر گالیاں بھی ہیں عجیب غریب حالت گھر کے اندر ایک ایسا جیسے اس بوڑھے کی وجہ سے پورا گھر پریشان ہے untrain بوڑھا جینا حرام کردے گا تمہارا ایک بڑا

ہے گھر کا دوسرا untrained ہے اسے لتھی چڑھی کا پتہ نہیں لہذا وہ بڑی بے اذتی کرتا ہے بچوں کی بھی بڑوں کی بھی بیوی کی بھی کوئی چھوٹی سی بات ہو جائے تو بہت زیادہ اس پہ غصہ چڑھ جاتا ہے تو اب ایسی حالت مس کیا کرے بندہ جائے تو جائے کہاں اور ایک بھی ان بوڑھے لوگوں کا مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ یہ ہوتا ہے کہ ساری زندگی کی کھا ہنڈا کے یہ رجے نہیں ہوتے انہیں ابھی بھی عزتیں چاہیے انہیں ابھی بہترین بیڈروم چاہئے انہیں ابھی بھی بہترین آشائشیں چاہئے انہیں سب کچھ چاہئے کیوں ابھی بھی رجے نہیں یہاں تک کہ ان کا رج نہیں ہوتا ساس ہے تو بہوں ان کو عزت دے بیٹا ان کو عزت دے کوئی ان کی بات ادھر سے اُدھر نہ جانے دے ان کی زرہ سی کوئی بات ہل گئی تو جنگ شروع کیونکہ اندر satisfied نہیں ہوتے satisfaction level achieve نہیں ہوا ہوتا یہ بات سمجھو یہ بڑی اہم بات ہے وہ satisfaction leval چونکہ achieve نہیں ہوتا حج عمرے بھی کیے ہوں گے اور قرآن بھی پڑھا ہوا ہے لیکن ایسے جیسے پیاسے کے پیاسے ہی ہیں بات کر کے تو دیکھو لگتا ہے اس سے بڑا جاہلات بدتمیز دنیا میں ہی نہیں ہے حالانکہ عمر کا آخری حصہ ہے یہ ان کا بہت بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ ان کی رج نہیں ہوتا ایک وقت آنا چاہیے کہ ان کا رج ہو جائے آپ کہیں بھئی ایک وقت آنا چاہئے زندگی میں جب آپ کا رج رج ہو جائے اور آپ کہیں اب مجھے کیا عزتیں چاہئے ٹھیک ہے میرے بچو گزارو اپنی زندگی کھاؤ پیو نا بھی پوچھو کوئی بات نہیں مجھے آرام سے بس زرہ روٹی پانی کا خیال کر لیا کرو موج کرو جہاں مرضی کھاؤ پیو میں تمہیں اب کیا کہوں جوان ہو گے ہو تمہیں بھی اللہ نے دیئے ہیں مجھے بھی اللہ نے حج عمرے اور عزتیں برکتیں دادی نانی دادا نانا سب کچھ بن چکا مجھے اب کوئی مسئلہ نہیں لہذا ایسے ہی ہو ہر بچے سے پیا رمحبت تو بھی آ پیار لے تو بھی آ پیار لے انہیں ایسا کرتے ہی نہیں ہیں کیوں انہیں ابھی بھی عزت کی تمنا ہے انہیں ابھی بھی پیار چاہئے بات منوانی ہے بیٹا میرا ہے میرے پاس بیٹھے یہ بیٹی مجھے آ کر ملا کرے روز یعنی اپنی طرف ہی دھیان ہے او بھئی تمہارا وقت گزر چکا ہے

You Are Know Finished

اب تمہارا کام ختم ہو چکا ہے اب یہ چند دن ہیں ایک بیماری آنی ہے جناب آپ ہسپتال پڑے ہونگے بستر پہ ہونگے لوگ عیادت کرنے آ رہے ہونگے بس اس کے بعد ایک خبر آنی ہے کہ آج وینٹیلیٹر پر چڑھ گئے ہیں تو Its the reality یہی حق یہی سچ ہے ایسا ہی ہونا ہے اتو بھئی جب ہو چکا ساری چیزیں ہو چکی تو بھئی جانے دو یار ایزی ہو جاؤ یہاں ایسے ایسے بوڑھے دیکھے توبہ توبہ کرے گھروں کے اندر ہر بندے کا جینا حرام کیا ہوا بہت تھوڑے بوڑھے ہیں جو سمجھدار ہیں زیادہ تر جو ہے وہ اپنی زندگی کی ساری نیکوں کو آگ لگا چکے ہوتے ہیں اور لوگ عائیں مانگ رہے ہوتے ہیں یا اللہ جلدی فوت ہو جاؤ تو اللہ ہمیں جب ہم ایسی عمر میں جائیں تو ہمیں عقل مند بنائے سمجھدار بنائے ہم سے لوگوں کو آرام ملے سکون ملے لوگ ہمارے پاس آ آ کر بیٹھنے کو ترسیں کہ یار اماں جی کے پاس جا کر بیٹھنا چاہئے بابا جی کے پاس جا کے بیٹھنا چاہئے ان کے پاس جا کے بیٹھنا چاہئے اتنی تحمل سے اتنی نرمی سے بات کرتے ہیں اتنا اچھا ان کا رویہ ہے اتنی محبت سے وہ بات کرتے ہیں اب ایسی بات ہی کوئی نہیں شکوے شکاتیں لبوں پہ ہو گی فلاں بچے نے یہ نہیں کیا فلاں بچے نے وہ نہیں کیا فلاں میرے بیٹے نے میرے ساتھ یہ کر دیا فلاں میری بیٹی انچ دی نکل آئی فلاں میرا رشتہ دار مجھ سے یہ کر گیا یعنی ابھی بھی ۹۰ سال میں شکوے نہیں ختم ہو رہے تو بتا کیا ایک سو ۹۰ سال میں تو راضی ہو گا تو اللہ تعالیٰ کو چونکہ پتہ تھا کہ ایسا ہونا ہے اور یہ جو عمر آتی ہے تو اس وقت انسان بلکل بچہ بن جاتا ہے اور آگے ایک آیت آئے گی آپ اس میں پڑھے گے کہ اس میں واضح اللہ نے فرمایا کہ ہم تمہیں عمر کے اس پہلے حصے کی طرف واپس پھیر دے گے یعنی تمہاری عمر ہو گی ۹۰ سال ہی لیکن تمہارا معاملہ وہی پہلے حصے والا ہو ہی جائے گا وہی بستر پہ پیشاب وہی تمہارا بچپن والا معاملہ وہی تمہاری بچپن کی جس طرح کی عادات تھی وہ سب لوٹ آئے گی ہم تمہیں ایسا ہی کر دیں گے۔

مثال

ایک تصویر میری نظر سے گزری تھی مجھے یاد آ گیا اس تصویر میں ایک ۹۰ سال کا بوڑھا ایک ویل چیر پر بیٹھا ہوا تھا اور بلکل اس کے اس کے ساتھ ایک بچہ تھا جو اس کا جس میں وہ بچہ سیٹ کے اوپر بیٹھتا ہے لے کے چلتے ہیں بچے کو اس میں ڈال دیتے ہیں اس کے اندر بیٹھا ہوا تھا وہ بچہ اور بلکل وہ ساتھ ساتھ تھے ایک طرف وہ ویل چیڑ پہ بیٹھا ہو تھا اور دوسری طرف وہ بچہ اور دونوں ہی ایک جیسے لگ رہے تھے ویل چیر پہ وہ بیٹھا ہوا ہے اور دوسری طرف وہ پریم میں بیٹھا ہوا تھا دونوں ایک جیسے لگ رہے تھے مجھے اس دن قرآن کی اس آیت پہ یقین آیا کہ اللہ فرما رہا ہے میں تمہیں پھر پہلے حصے میں واپس پھیرو گا جس طرح تمہاری زندگی کا فرسٹ پارٹ تھا بلکل اسی طرح تم ہو جاؤ گے تم اس سے بچ نہیں پاؤ گے (اللہ) لہذا یہ بڑھاپا جو ہے کیونکہ اللہ جانتا تھا کہ ایسے معاملات ہونگے تو اسلئے اس آیت میں کیا خوبصورت بات کی

فَلاَ تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍ

اب جب یہ اس طرح کی حرکتیں کرے گے تو تم نے کیا کرنا ہے (سبحان اللہ) اب تم نے کیا کرنا؟ جب بھی ایسی حرکتیں کرے گیں اس طرح کا چڑ چڑا پن ہوگا تو ظاہر ہے کوئی بہو ہے کوئی بیٹا ہے کوئی بھائی ہے تو جب بھی کوئی ایسا معاملہ بنے گا تو تم نے کیا کرنا ہے؟

پہلے تو کہا تم نے احسان کرنا ہے ہر شے دے دینی ہے ان کو احسان کرنا ہے ان کیساتھ اور اب جب وہ ایسا کریں گے اسطرح کی چڑ چڑی عادت ہوگی تو کیا کرنا ہے تم نے

☆ پہلا ادب

فَلاَ تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍ تو تم اُف نہ کہنا پہلا ادب اُف کا لفظ تمہاری زبان سے نہیں نکلنا چاہئے نا گوری کا اظہار بھی نہیں کرنا ایسا بھی کوئی بیٹا ہوگا ایسی بھی کوئی بیٹی ہوگی مجھے ڈھونڈ کر لا کر دو تو نا گواری کا اظہار بھی منع ہے **فَلاَ تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍ** اُف یہ اُف جو ہے یہ عربی میں ایک شاعر نے اس کو بڑا اچھا بیان کیا ہے وہ یوں بیان کرتا ہے وہ کہتا ہے اُف جو ہے یہ اصل میں ایک کیفیت کا نام ہے یہ لفظ نہیں ہے یہ انسان جب کیفیت میں آتا ہے اس وقت یہ لفظ اس کے منہ سے باہر آتے ہیں وہ کیفیت کیا ہے وہ کیفیت یہ ہے کہ جس طرح ایک مریض ہو اس کے پورے جسم کے اوپر پھوڑے ہوں ان میں پیپ پڑی ہو اور تمہیں وہ پیپ صاف کرنی پڑے تم وہ پیپ صاف کر رہے ہو اور اس کی جو بدبو ہے وہ تمہارے ناک پر جب چڑے تو اس کی جو کیفیت ہے وہ بو دماغ میں جا کر تکلیف دے اس وقت جو کفیت بنتی ہے اسے اُف کہتے ہیں تو اللہ فرما رہا ہے تم نے یہ بھی نہیں کہنا اگر تمہیں ماں باپ کی پیپ بھی صاف کرنی پڑے تو وہ بھی تم اس کیفیت میں نہ جاؤ اُف بھی تم نہیں کہہ سکتے (سبحان اللہ)

اور یہ اندازہ کرے اتنا بڑا معاملہ ہے یہ لفظ بھی منع کیا تو حرام ٹھہرا اگر یہ لفظ بھی کہا گیا تو حرام عمل کیا اب بتائیں یہ لفظ حرام ہے تو جاؤ کام کرو جا کے یہ حلال ہے مجھے بتائے آپ اُف کے لفظ کو زبان سے ادا کرنے سے منع کر دیئے گے تو باقی الفاظ کون بول سکتا ہے کس طرح آپ ان کو جواب دے سکتے ہیں کس طرح آپ ان کے آگے زبان کھول سکتے ہیں سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا منع کر دیا یعنی اگر تمہیں ماں باپ کے ساتھ اس حد تک جا کے بھی کرنا پڑھ جائے تو بھی اُف نہ کہنا جیسے میں نے مثال دی ہے اور دیکھو کتنی خوبصورت بات کی

☆ دوسرا ادب

وَّلَا تَنْهَرْ هُمَا

اور انہیں جھڑکنا بھی نہیں کوئی شے وہ مانگ رہے ہیں وہ دینا ہے کوئی شے وہ طلب کر رہے ہیں دینا ہے جھڑکنا کہتے ہیں اگر کوئی آپ سے شے مانگ رہا ہے تو آپ اسے انکار کرتے ہیں تو اسے کہتے ہیں جھڑکنا تو بڑے ہی افسوس کے ساتھ میں یہاں عرض کر دوں کہ یہ جو ہم پڑھ تو رہے ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں جو اس وقت حالات ہے ماں باپ کے حوالے سے بہت ہی نا گفتہ رہی اس کی حالت نہایت ہی پتلی ہے یہاں تو یہ کہا کہ جھڑکنا نہیں الفاظ بھی بول سکتے اسطرح کے اور انکار بھی نہیں کر سکتے (اللہ اکبر) تو آگے کتنی خوبصورت بات کی

☆ تیسرا ادب

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْ لًا کَرِیْمًا

اور اگر تمہیں بات کرنی پڑھ گئی ہے نہ ان سے تو اپنا لہجہ نرم کرو بڑی تعظیم سے بات کرو بڑی تعظیم سے گفتگو کرو بڑی تعظیم کیساتھ ان سے ادب سے بات کرو کسی بھی لمحے ایسا نہ ہو تمہاری آواز میں تمہارے لہجے میں بدتمیزی کا انسر آئے (سبحان اللہ)

دیکھیئے ایسی آئیڈیل اولاد آج کہاں ملتی ہے نایاب ہے (اللہ) تو یہ تین پہلے آداب بیان کیے
کہ اُف نہیں کہنا جھڑکنا نہیں ہے اور تعظیم سے بات کرو۔
جب اگلی بات کی ہے تو میں اسکی طرف آپ کی توجہ چاہتا ہو

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ

ان کے آگے اپنوں پروں کو بچھا کے عاجزی سے رکھو تو ان کے آگے بچھا کے رکھو تواضع کیساتھ انکساری کیساتھ عاجزی کیساتھ تم بزنس مین ہ باہر ہو تم وزیر ہو باہر ہو تم پولیس انسپکٹر ہو تو باہر ہو تم وقت کے کتب ہو ابدال ہو تم کوئی بھی ہو تو بھئی یہ سارا کچھ گھر سے باہر رکھو گھر کے اندر آتے ہی ماں باپ کے آگے عاجزی سے جھک جاؤ کہا پروں کو بچھاؤ مجھے بتاؤ انسان کے پَر ہوتے ہیں نہیں ہوتے تو یہاں پَر کیوں کہا ہے پَر وکو بچھاؤ کہتے ہیں نہ کہ اس کے بڑے پَر نکلے ہوئے ہیں اسکا مطلب ہے کہ یہ بڑا اپنے آپ کو سمجھ رہا ہے تو اللہ نے بھی اسی لہجے میں اسی انداز میں بات کی کہ یہ جو تیرے پَر پرزے نکلے ہوئے ہیں نہ باہر رکھ ان کے آگے تو یوں رہ یہ میرے ماں باپ ہیں ان کے آگے اپنی تعلیم اپنا علم اپنا بڑا پن دیکھنا جھاڑنا سخت ترین جہالت ہے یعنی جس زبان کو انہوں نے بولنا سیکھایا تھا وہی زبان ان پر بات کرے گی جس زبان کو انہوں نے ایک ایک حرف سیکھایا تھا بولنا وہ ان سے بدتمیزی کرے گی اللہ یہ نہیں ہونے دے گا کہا اپنی پَروں کو جھکاؤ جیسے میں نے پچھلے جمعے کو عرض کیا

کہ حضرت معین الدین چشتی ہجویری گھر آتے ہیں آپ کی والدہ آپ سے سوال کرتی ہیں وہ کہتے ہیں اماں جان کہ آج بہت اچھا دن تھا بہت سارے ہندوٗ مسلمان ہوئے اسے لئے میں خوش ہو اللہ سے اور دعا بھی کرر ہا ہو اللہ اور توفیق دے تو فرمایا بیٹا اتنا زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں یہ تیرا نہیں ہے کمال یہ تیری ماں کا ہے اس لئے کہ میں نے تمہیں کبھی بے وضو دودھ ہی نہیں پلایا تھا اپنے نہ یہ زرہ نیچے رکھ تو یہ بہت بڑی تعلیم قرآن نے دی بعض ایسے گھر ہوتے ہیں ہے جن میں ماں باپ زرہ کم تعلیم یافتہ ہوتے ہیں تھوڑے پڑھے ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات نہیں بھی پڑھے ہوتے اور بچوں کو پڑھا دیتے ہیں اور بچوں کو پڑھانے کے لئے زمینیں بیچ دی زیور بیچ دیئے تا کہ بچہ اب جا کے پڑھ آئے یو نیورسٹی میں پڑھ آیا اب بچہ جو ہے وہ نیرے نہیں لگنے دیتا ماں باپ کو وہ ان کو سمجھتے کچھ نہیں اور اس کی نظر میں ماں باپ بلکل ایک پینڈو انہ بلکل اس کی نظر میں کنٹم لوگ ہیں تو اللہ ان سب کی ہوا نکال رہا ہے کہ جناب اپنے پَر یہاں سمیٹے یہاں تمہارا اپنے آپ کو شو آف کرنے کا وقت نہیں ہے یہاں عاجزی سے جھکنے کا وقت ہے یہ ماں باپ ہے (سبحان اللہ)

حد ہوگئی تو لہذا کسی بھی شے کو بنیاد بنا کر کسی بھی چیز کو اب دیکھیں آقا علیہ السلام سے بڑا دنیا میں کوئی نہیں حضور ﷺ سے بڑا کوئی تھا ہی نہیں آج بھی نہیں ہے اور جب آپ اپنے دورِ مبارک میں تھے اسوقت بھی آپ سے بڑا کوئی نہیں تھا تو حضور ﷺ اس طرح کے اعمال کیسے کرتے ؟ کس طرح اپنی عاجزی کس طرح اپنے پَروں کو نیچے رکھنا یہ آپ کیسے کر کے دیکھاتے ہاں حضرت حلیمہ سعدیہ جب آئی تو حضور ﷺ نے اپنے پَروں کو اسی طرح بچھایا آپ اسی طرح بیٹھ گے اور آپ نے اسی طرح ان کے سامنے سر جھکا لیا جتنی دیر وہ بات کرتی رہی حضور ﷺ نے آنکھیں نہیں ملائی آپ سے آنکھوں میں نہیں دیکھا ان کے نیچے نظریں جھکی ہیں اور آپ ان سے گفتگو کرر ہے ہیں وہ آپ سے گفتگو کرر ہی ہے نظریں نیچے ہیں اور جواب اور سوال ہو رہے ہیں نبی اسکا ئنات کو ماں کا ادب سیکھا رہا ہے نبی اس کائنات کو ماں کی عزت اور عظمت کا سبق دے رہا ہے (اللہ)

تو بڑے خوش نصیب ہے وہ لوگ جن کے ماں باپ زندہ ہیں یہ نعمتیں جن کو آج بھی میسر ہے کہ جن کے گھروں میں مائیں ہیں باپ ہے وہ روزانہ ان س مل لیتے ہیں زیا رت کر لیتے ہیں بڑے خوش نصیب ہیں جاؤ جا کے ان کی خدمت کرو جاؤ جا کے بیٹھو تو ان کو راضی کرو ان کے ساتھ وقت بتاؤ ان کے قریب بیٹھو ان کے ساتھ بیٹھ کے کھانا کھاؤ۔

بزرگ کا واقعہ

وہ کسی بزرگ کو اس دن کہہ رہے تھے کہ جس طرح ہم اپنے بچوں کو لے کے جاتے یں بازار اور بچے جو ہے ان کو سوٹ لے کے دیتے ہیں تو بچے کے سینے پہ رکھ کے چیک کرتے ہیں کہ پوری طرح صحیح ہے کہ نہیں اور اسطرح جوتا دیکھتے ہیں تو جوتے کو با قائدہ پاؤں میں ڈال کے چیک کرتے ہیں کہ بیٹے کو چوبتا تو نہیں تو بیٹے کو با قائدہ ناپ لے کے چیک کرتے ہیں کیا کبھی کسی نے ماں کو بھی اسے لے کر دیا ہے کیا کبھی کی نے ماں کو بھی ایسے لے کر دیا ہے ایسے چیک کرتے ہیں کوئی باپ کو بھی ایسے کبھی لے کے گیا ہے آج تمہا رے پاس اگر پیسے ہیں آج اگر تمہارے پاسا گر کمائی کا مال ہے آپ نے کبھی دکان پہ جا کے کہا ہے کہ ابا جی لے جوتا پسند کرے آپ اور یہ دوسرا پہنے یہ تیسرا پہنے اور یہ چھوڑے یہ

نہیں صحیح لگ رہا یہ چوتھا پہنے آپ کبھی ماں کو لے کے گے ہو کسی سٹور پہ جا کہ ان کو کہا ہو کہ اماں جی یہ لے آپ کو اچھی لگ رہی ہے یہ نہیں اچھی لگ رہی دوسری پہنے ایسا ہو سکتا اس لئے یہ اتنا بڑا معاملہ ہے کہ آج جو ماں باپ کے ساتھ سلوک کیا جا رہا ہے کہ ہزاروں ماں باپ گھروں میں بچوں کے انتظار کرتے کرتے ہی بوڑھے ہو گئے بچوں کو انتظار کرتے اور کئی تو ایسے دیکھے بہت دیکھے کہ جناب میں تو دبئی میں جی جاپان والد صاحب جی پڑھا دو جنازہ میں نہیں آسکتا کئی دیکھے یہ تو آج کی بات جنازہ پڑھنے تک نہیں آئے آگ لگانی ہے ایسی دولت کو چاٹنا ہے ایسی دولت کو بیٹھ کے ایسی دولت کا کیا کرنا ہے آپ نے ماں فوت ہو گئی ہے اور آپ چہرہ دیکھنے سے بھی محروم ہیں اور یہاں حال دیکھیں قرآن کیا کہہ رہا ہے قرآن اس حد تک لے کے جا رہا اس عزت و برکت اتنا بڑا درجہ اُف تم نے نہیں کہنا جھڑکنا تم نے نہیں بات نرمی سے کرنی ہے اپنی عاجزی شو کرو حد ہو گئی اس پہلے احسان کرو بڑھاپا آ گیا دھیان رکھو وقت پہ دوائی لاؤ وقت پہ ان کی خدمت کرو پیار کرو محبت کرو تو لہذا کس نے کیا ماں کیساتھ ایسا کس نے کیا باپ کیساتھ ایسا کیا ہو ہماری تو خیر دونوں ہی نہیں ہے آج تو میں ایف ایس سی میں تھا جب میری والدہ فوت ہو گئی اور ایف ایس سی میں بندے کو کیا عقل ہوتی ہے باروی کلاس میں کیا بچہ ہوتا ہے مگر اس وقت بھی پوری ہمت سرف کی تھی پوری خدمت کی تھی تین چار سال وہ سخت بیماری سے لڑتی رہی بڑا ان کے ساتھ وقت بتایا میری گود میں ان کا وصال ہوا تھا اور میرے چہرے پہ ان کی نظریں تھی جن آخری ان کا سانس تھا جب ان کی روح پرواز کر رہی تھی بول نہیں پا رہی تھی کیونکہ مرض ہی ایسا تھا بولنا بند ہو چکا تھا وصال کر گئی لیکن ان کی آنکھوں میں اتنی دعائیں تھی کہ وہ آج تک میں بھول نہیں سکا کہ آج بھی وہ میری آنکھوں کے سامنے بڑے خوش نصیب ہیں جن کو مائیں میسر ہیں آج سب کمائی ہے مگر وہ موجود نہیں ہیں کس کو دیں لا کے کس کے لئے کریں باپ ہیں وہ بھی وصال کر گئے ان کے ساتھ بھی بڑا پیار بڑی محبت تھی اسی طرح وہ بھی وصال کر گئے ان کیساتھ بڑا پیار بڑا اچھا وقت گزرا تربیت انہوں نے بڑی فرمائی ہے بڑی دعائیں دے کے گئے ہیں جن کے ہیں ان کو فوراً اس پر عمل کرنا چاہئے مجھے یاد ہے میری پہلی تنخواہ پانچ ہزار تھی وہ میں نے لا کے والد صاحب کو دی کہ پورا میں نے لا کے دے دیا کہا یہ میری سیلری ہے بڑا خوش ہوئے آپ نے کہا کہا اس میں سے تم بھی رکھ لو بھئی کچھ کہا نہیں آپ استعمال کرے اس کے بعد آپ نے ہمیشہ کہا کہ مجھے ضرورت نہیں آپ خود رکھا کرو جب ضرورت ہو گی لے لیا کروں گا کبھی بھی انکار نہیں کیا جہاں ہمیشہ انہوں نے کہا ہم حاضر ہوتے تھے اور آج یہ انہی کی برکتیں ہیں کہ آج اللہ نے یہ سیٹیں دی ہوئی ہیں تو یہ بہت پیارے رشتے ہیں ان کی قدر کرلو ان کے وصال ہونے سے پہلے پھر یہ ہاتھ نہیں آئے گے پھر قبر پہ جا جا کے رویہ کرو گے اسکا فائدہ کوئی نہیں ابھی وقت ہے ابھی انکے ساتھ محبت اور پیار کا رشتہ ہے اور پوری طرح سے جیسے حضرت اویس قرنیؒ مشہور ہوئے والدہ کی عزت کیلئے اویس قرنی مشہور ہوئے ایسے آپ بھی مشہور ہو جاؤ کہ ماں کی بڑی عزت کرتا تھا باپ کیساتھ بڑا ہی پیار تھا سنا ہے بہت عزت والا معاملہ تھا سنا ہے ماں باپ کے ساتھ بڑا پیار کرتا تھا آپ مشہور جائے (انشاء اللہ) اتنی خدمت کرے کہ آپ کے لیے لوگ کہنے پر مجبور ہو جائیں یہاں ایک چل چلاوا سا رشتہ ہے ایک چل چلاوا سا محبت کا معاملہ ہے اچھا باپ ہے اچھا ماں ہے ٹھیک ہے بھائی یہ رشتے ایسے تھوڑی ہوتے ہیں صحیح محبت کا رشتہ ا (نشاء اللہ) اللہ توفیق دے تو لہذا جب اس آیت کو ختم کیا اللہ نے تو میں کہتا ہو کہ ایسی بات کردی ے کے حد ہو گئی ہے فرمایا کہ

وَقُلْ رَّبِّ ارْ حَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا ط

ترجمہ   آخر میں اب بات ختم کی ہے کہ اچھا اب تمہیں ماں باپ کے ساتھ تمہارا جو پیار ہے رشتہ ہے تم نے ان کیلئے دعا کرنی ان کے لئے دعا کرنا چاہتے ہو تو آؤ میں رب ہو کے تمہیں دعا کرنا سیکھاؤ میں تمہیں دعا سیکھاتا ہوں کہ تم نے دعا کیسے کرنی ہے حد ہو گئی دو چیزیں ہے ایک حضور علیہ السلام پہ جب درود پاک پڑھا جاتا ہے تو اس وقت بھی اللہ نے اسی طرح کا اصول سیکھایا کہ خود نہ پڑھو مجھے کہہ دو

صلى الله هو على حبيبه محمد وعليه وسلم

اے اللہ تو درود بھیج محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر

یعنی ہم اللہ سے کہتے ہیں کہ مولا تو بھیج یہ بات سمجھنے والی ہے کیا ہم خود نہیں بھیج سکتے خود تم اسلئے نہیں بھیج سکتے کہ تمہیں حضور ﷺ کے درجوں کا علم نہیں ہے آقا ﷺ کتنی بڑی مسند پہ فائز ہیں تمہیں اندازہ نہیں ہے یعنی اللہ سے کہوں مولا تو جانتا ہے کہ وہ کتنا بڑا درجہ بڑا محبوب ہے تیرا تو بھیج دے اور درود میں ہم اللہ سے کہہ رہے ہیں تو بھیج یہاں بھی اللہ نے یہی

انداز کہا نہیں خود نہیں کرنی **وَقُل** کہوں **رَّبِّ ارۡ حَمۡهُمَا** اے میرے رب رحم کردے ان دونوں پر **كَمَا رَبَّيٰنِى صَغِيۡرًا** جس طرح بچپن میں انہوں نے میری پرورش فرمائی۔

جس طرح بچپن میں یہ میرے رب بنے مجھے پالتے رہے تو بھی ان کو مولا رحمت دے رحم کر تو ایسی عظمت ہے ماں باپ کی کہ دعا بھی خود سکھائی لہذا اگر کوئی ماں باپ کے لئے دعا کرنا چاہتا ہے تو اس دعا سے بہتر کوئی دعا نہیں سلامت رہے باکرامت رہے بڑی عزتیں پائیں یہ آپ کے اپنے لفظ ہیں جو رب نے دیئے ہیں ان کا کوئی مقابلہ نہیں ہوسکتا رب کے دیئے ہوئے الفاظ اپنی جگہ مسلمہ اور بڑے رہے گے ان لفظوں کا کوئی میچ نہیں ہے

كَمَا رَبَّيٰنِى صَغِيۡرًا

جس طرح میں جب چھوٹا تھا میرے ہاتھ پکڑ کے انہوں نے مجھے چلنا سکھایا میں چھوٹا تھا میرے منہ میں نوالے ڈالے میں چھوٹا تھا مجھے سینے سے لگا کر مجھے پال کر آج اتنا عظیم برکت والا بنا دیا مولا تو بھی ایسا کر دے ان کے ساتھ جس طرح میری عزت اور برکت میں کوئی شک نہیں ہے ان کی عزت اور برکت میں بھی مولا کوئی شک نہ رہ جائے مولا تو بھی ان کے ساتھ یہی کر یہ دعا بہت خوبصورت ہے بہت پیاری ہے **(اللہ اکبر)**

تو لہذا یہاں تک جو میں نے عرض کیا کہ ماں باپ کے حوالے سے اللہ نے جو آیت کریمہ اتاری اب اس میں **دو تین باتیں سمجھنے والی ہیں وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو زندہ ہیں اور وہ سامنے دیکھ رہے ہیں کہ ان کے لئے اس طرح کے اعمال ہیں اب ان کے لئے بھی ہمارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمائیں ہیں جن کے ماں باپ نہیں ہیں صحابی حاضر ہوا ارشاد فرمایا** کہ حضور آپ نے ماں باپ کی عزت اور تکریم بیان کی ہے تو میرا دونوں کا معاملہ ایسا ہے کہ دونوں ہی نہیں ہے نہ ماں ہے نہ باپ ہے تو حضور میں اب کیا کروں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو باپ ہے تو اس کی قبر کے سرہانے کی طرف جا اور ماں ہے تو ماں کی قبر کے پاؤں کی طرف کھڑے ہو جا اور وہاں جا کے دعا مانگ ایسے جیسے ان کی زندگی میں مانگی ہو لہذا ان کے ئے بھی ارشاد کرام ہے اور پھر فرمایا کہ

اگر کسی کے ماں باپ نہیں ہیں تو بڑا بھائی جو ہے وہ باپ کے مقام پہ ہے بڑے بھائی کا معاملہ باپ کے جیسا ہے اس کو treat اسی طرح کیا جائے گا جیسے باپ کو کیا جاتا ہے اور بڑے بھائی کا فرض یہ ہے کہ اپنے بہن بھائیوں کو اسی طرح treat کرے جیسے باپ اپنے بچوں کو treat کرتا ہے لہذا وہاں یہ ہے (اللہ اکبر)

بڑے پیارے رشتے ہیں اور ان رشتوں کو اسی طرح لے کے چلنا چاہیے بیوی بچوں کا معاملہ اپنی جگہ ہے ماں باپ کا معاملہ اپنی جگہ ہے ان دونوں کو ایک دوسرے کے سامنے کبھی نہ لاؤں ماں باپ اور بیوی بچوں کو سامنے نہیں لانا چاہیے مطلب ایک جگہ کھڑے ہو کر دونوں کو آپ درمیان میں ہو یہ نہیں ہوتا یہ کوئی کرے گا تو شدید ذلیل ہو جائے گا کبھی بھی ایسا نہ کرو یہ بڑے عظیم بڑے محبت والے رشتے ہیں ان میں شرم برقرار رہنی چاہیے ان کے اندر شرم رہنی چاہئے کبھی بھی اپنی بیوی کو ماں کے سامنے باپ کو بیوی کے سامنے کھڑا نہ ہونے دے ایسا کبھی نہ کرو اور شوہر کو کبھی بھی اپنے ماں باپ کے سامنے نہ لاؤ کبھی بھی بھول کے بھی ایسا وقت نہ آنے دو کہ تمہارا شوہر تمہارے ماں باپ کے سامنے کھڑا ہو جائے یاں تمہارے ماں باپ کہیں کہ اس کو بولاؤ یہ بڑے شرم کے رشتے ہوتے ہیں ایسا وقت نہیں آنا چاہیے آپ جہاں بھی ہیں آپ اس کو سیاست سے ڈیل کریں کہ دیکھیں میں موجود ہوں نہ بیوی سے کہا جائے بھئی وہ میرے ماں باپ ہیں ان کا عزت اور مقام اپنی جگہ ہے

لہذا میرا معاملہ ان کے ساتھ ہے تم میرے ساتھ جو بات کرنی ہے کرو اُدھر نہ جاؤ اُدھر گئی تو کام خراب ہو جائے گا میری طرف بات کرو میں موجود ہوں میں ہوں نہ تمہارے ساتھ اور میرا معاملہ ہے نہ میں خود ان سے بات کرلوں گا جیسے کروں گا تمہارا ان کے ساتھ جانے کا کوئی تعلق نہیں ہے اور ماں باپ کو بھی کہو کہ بھئی آپ اس کیساتھ ڈائریکٹ کیوں ہو رہے ہیں میرے ساتھ بات کرے نا آپ میں آپ کی عزت میں آپ کی حرمت ہر لحاظ سے مقدم رکھوں گا اُدھر نہ جائے آپ ڈائریکٹ وہ میری بیوی ہے میں اسے سمجھا لوں گا مجھے پتا ہے مجھے کیا کرنا ہے آپ اس کو ڈائریکٹ کیوں کہہ رہے ہیں اس سے گھر میں امن رہتا ہے اور جو اس اصول کو نہیں سمجھتے وہ دن رات کی ایسی چکی میں پستے ہیں کہ جہنم بن جاتی ہے زندگی اسی طرح بیوی کو بھی چاہیے کہ وہ بھی ہر صورت اس بات کو سمجھے کہ بھئی میرے ماں باپ ہیں وہ اپنی جگہ ہیں اِدھر کا معاملہ ہے آپ میرے ساتھ بات کریں نہ آپ میرے ماں

باپ کی طرف کیوں جاتے ہیں آپ میرے ساتھ بات کریں میں آپ کی بیوی ہوں میں آپ کو گرنٹی دیتی ہوں معاملہ حل ہوگا آپ اُدھر کیوں جا رہے ہیں وہ میرے ماں اور باپ ہیں میں ان کی عزت کو down نہیں ہونے دوں گا تو یہ سمجھدار لوگ اس طرح چل رہے ہوتے ہیں۔

مثال

کبھی بھی سیب اور کیلا ایک جیسے نہیں ہوتے آپ بیوی کو اور ماں کو اکٹھا کرنا چاہتے ہیں ایک جیسے عزت یہ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا دونوں کی اپنی عزت ہوتی ہے بیوی کی اپنی عزت اور ماں کی اپنی عزت کیلا اور سیب اکٹھے کس طرح کر رہے ہو بھئی یہ کبھی نہیں ہونا (اللہ)

لہذا یہ خوبصورت عمل اللہ اس پر توفیق عطا فرمائے اسی طرح ہمیں اپنے بچوں سیکھانے کی سعادت دے خود سے بھی عمل کرنے کی توفیق دے اور ایک حسین زندگی گھروں کے اندر لوگ گزاریں ماں باپ کیساتھ پیار والی محبت والی جس گھر میں ماں باپ کی عزت کے پھل کھلے ہوں وہاں کبھی خزاں نہیں آتی وہاں کبھی خزاں نہیں آتی وہاں ہمیشہ بہار ہی رہتی ہے اور جس گھر میں ماں باپ ذلیل وخوار ہو رہے ہوں وہاں کبھی بہار نہیں آتی وہاں ہمیشہ خزاں ہی رہتی ہے آؤ آج اللہ نے آج موقع دیا ہے کل پچھلے جمعے بھی عرض کیا تھا اب بھی عرض کرتا ہوں ضرور جائیں اپنے اپنے گھر اپنے ماں باپ کے پاس پھر ایک دفعہ محبت کا اظہار کریں اور انہیں بھی کبھی پھول کی کلیاں دیا کریں انہیں بھی کبھی پھول لا کے دے دیا کبھی ان کو بھی چھوٹا سا کبھی گفٹ لا کے دے دیا کبھی ان کو بھی کوئی ایسی شے جو وہ پسند کرتے ہیں اچانک لا کر پکڑائی یہ لے میری طرف سے آپ کو بڑی پسند ہے۔

یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ماں باپ کا دل ویسے ہی بڑا نرم ہوتا ہے وہ فوراً آپ کے لئے دعا کرتے ہیں جو عزت اور برکت تو نے ماں باپ کو دنیا میں دی وہ تمہیں مرنے سے پہلے ضرور ملے گی اور جو ذلت تم نے ماں باپ کو دی وہ مرنے سے پہلے تمہیں ضرور ملے گی یہ دونوں چیزیں کیش ہیں یہ کیش ہے ان کو کسی صورت اللہ آخرت پہ نہیں چھوڑتا یہ دنیا میں لے کے جاتا ہے اگر کوئی عزت کر گیا تو دنیا میں عزت دیکھ کر جائے گا اگر کوئی بے اذتی یا ذلیل کر گیا تو دنیا میں ذلت دیکھ کر جائے گا قیامت کے دن کی تو بعد کی بات ہے (اللہ)
تو آئیں آج ایک دفعہ وفائے عہد کریں ارادہ کرے پھر دوبارہ سے اس عہد کو تازہ کرے ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ جو موجود ہو اسی طرح رئیں اور اسی طرح ان کے ساتھ زندگی گزاریں اللہ سبحان تعالی چار چاند لگائے گا (انشاء اللہ) ہر آنے والا وقت اسی طرح گزارے۔

اللہ عمل کی توفیق دے آمین